ناصرالعاشقین
وغزلیات وقصائد نعتیہ

ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

الحمد للہ والمنۃ کہ اکنون کتاب سعادت انتساب

برای فوائد عامہ طالبان مومنین و نفع بخش ہر مسلمین یعنی

کتاب

ناصر العاشقین و

قصائد جدید

غزلیات و قصائد نعتیہ

بار چہارم

حسب فرمائش تاجر باوقار برگزیدہ روزگار جناب مولانا

حافظ محمد عبد الستار خان صاحب تاجر کتب لکھنؤ مد ظلہ

در مطبع گلزار محمدی باہتمام احقر العباد محمد نذیر زیور طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات و عصام بعروۃ وثقی حضرت شافع العصاۃ علیہ و علی الہ السلام والصلوات از گنہگار ازلی فقیر ناصر علی

عطا ہو مجھ کو منبر محمد

الٰہی بحسن وجمال محمد
الٰہی بفضل وکمال محمد
الٰہی بحق رسول مکرم
الٰہی بصدق مقال محمد
الٰہی بفر و جلال محمد
الٰہی بجاہ و منال محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ
والسلام علی سیدنا ومولانا وشفیعنا بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ نور الھدیٰ
سیدنا محمد ن المصطفیٰ والہ المجتبیٰ واصحابہ المقتدیٰ

شب معراج کا قصہ یہ ناصر کچھ سناتا ہے
مثال مرغ بسمل سب محبون کو لٹاتا ہے

یہ کیسی سماں ہے آج مہیم عطر باری ہے
زبان ہر دو نون عالم کی ثنا و حمد باری ہے
تبون کے لب پہ کیون کلمہ محمد کا یہ جاری ہے

زمین سے عرش تک نور ہونیکا سبب کیا ہے
جہان سے کفر کے کافور ہونیکا سبب کیا ہے

۲

بحق کربلی سر بعودی تحمل
بعلی لحسین مثال محمد
بعلی کہ چون نعل [illegible]
بصدق دل و تبحصال محمد
بصدیق الی آل اطہر و اعظم
الٰہی بعثمان آل محمد
بفاروق عادل سکال محمد
الٰہی بعثمان [illegible] محمد
[illegible]
الٰہی [illegible] محمد

الٰہی بمعصومی سبط اکبر
بہ شبیر عالی و شان آل محمدؐ
الٰہی بحق امام شہیدان
کہ [illegible] آل محمدؐ
الٰہی بعکلیبیں غوث اعظم
بنور [illegible] و آل محمدؐ
الٰہی بزاری [illegible]
بتمکین [illegible] انتقال محمدؐ

یہ کیا عالم ہے کیوں عالم میں کیفِ وجد طاری ہے

مہک یہ مشک کے کافور سی آتی ہے کیوں ہر دم — صدا یہ صلّ علیٰ کی صور کیوں آتی ہے پیہم

یہ کسنے آج اپنی کاکلِ مشکیں سنواری ہے

ہوا اطراف سے کیوں عطر آمیز آج آتی ہے — خوشی سے ہی روح قالب میں مرے کیا کیا [illegible]

کسی دلبر کے آنے کی یہ سب امیدواری ہے

چمن میں طائران خوش نوا ہر سو چہکتے ہیں — اسیران محبت کے مزاج از خود بہکتے ہیں

لبِ جبریل پر کیوں طرفہ سرفوا کا لفظ جاری ہے

صدائیں قمریاں دیتی ہیں کوکو کی گلستاں میں — یہ صلّوا صلّوا کا شور کیوں ہے ہر دل و جاں میں

اسیکے جستجو میں سبکو جوشِ بیقراری ہے

کھلے ہیں کس سبب سے آج دروازے یہ جنت کے — بھلا کیوں نغمہ زن ہیں طیور باغ جنت کے

براق آسمان پر کیوں کسی جاتی عماری ہے

ہر اک قدسیوں میں یوں ہے آمد آمد کا ہی غل پیدا — وفورِ آرزو سے ہی فلک پر ہر ملک شیدا

کسیکے عشق میں سبکو یہ کیفِ وجد طاری ہے

در و دیوار میں جنت کے کیوں آئینہ بندی ہے — یہ کسکے آمد آمد کی ہوا دیکھو تو چلتی ہے

کہیں جلتا ہے عنبر اور کہیں عودِ قماری ہے

بہ عصمت [illegible] آل ایمان
بحق جناب [illegible] آل محمدؐ
کہ بود دوست محبوب آل محمدؐ
الٰہی بتابندہ اصحاب صفہ
آل محمدؐ
الٰہی بہ ابطال [illegible]
الٰہی بحق ولی و وصی [illegible]
الٰہی بسوز بلال محمدؐ
بہ فیض علی اعظم استاد کامل
کہ بحر علوم ست و آل محمدؐ
جہان محو گشتہ با جمالی سنت
کہ قالش بود عین قال محمدؐ
بہ مخدومی شرف دین بیا [illegible]
کہ بیعت [illegible] کمال محمدؐ
بہ احمد ملقب بہ بجہیم [illegible]
کہ بودہ فدا در جمال محمدؐ
الٰہی بصلوات صاحب دلالی
دستگیر گشتہ در امتثال محمدؐ
اعنتا قبا ناصر المسلمین
وصیت علینا بمحبان محمدؐ

۱۲ دول

وصل علی شجرت آل محمد

وصل علی افضل الخلق نور لی

وصل دمی بجمال محمد

بحق محمد و آل محمد

سر شاخ درختان ارم کیون سر جھکائے ہین | بہار کیا دینی طائر خوش لہجہ آئے ہین

لبون پر سبکے نعت مصطفےٰ و حمد باری ہے

ہجوم شوق سی ہر ہر دل مشتاق ہی مضطر | نگاہین ہوتے ہین قربان جو بن ہے حور و پر

نئی صورت سے صورت انکی رضوان نے سنواری ہے

اچھلتے کودتی ہین قہقہونکا شور ہی برپا | وہ عالم ہی کہ یہ عالم فرشتون نے نہین دیکھا

تن گلرنگ ایک ایک کی شبنم کی سی ساری ہے

غلمانونکو دیکھو جنکی ہاتھو نمین یہ پیالے ہین | نہین کچھ شک کہ سب ساتھونمین وحدت کے ڈھالے ہین

جدا ہر سمت شہد و شیر کی بھی نہر جاری ہے

تمامی دیو و شیطان ہین پابند و سلاسل کیون | ہین قفل حلم سی فرخلکی دروازے مقفل کیون

مگر شاید کہ دوزخ مین نہین اب کوئی ناری ہے

یہ کیسی بل ہوگئی ہیغمبرونمین کسلیے سیدم | یہ مردے قبر سی نکلی چلے آتے ہین کیون پیہم

زبان پر سبکے کیون صل علیٰ کا لفظ جاری ہے

تمامی انبیاؤنکی یہ روحین کیون معطر ہین | خلیل اللہ و آدم شوقمین بیتاب مضطر ہین

یہ کسکے دیکھنے کی آج ایسی بیقراری ہے

پیر سب انبیاؤنکی بندے ہین کسلیے ہر سو | بظاہر ایک کو بھی اپنی لب کچھ نہین قابو

استمسک علی حب آل محمد

فکیف بحالی و کیف مناصی

وہم بخشن یارب بآل محمد

فلا ملجاء و لیس ملاذی سوئک

من عاجز و ذلیل آل محمد

زبانم بگشا لی دم مرگ یارب

بذکر محمد و آل محمد

من دوستان حب آل محمد

مراد و مطلب ابد آباد من یا رب
بکار دین کی حسن سوال محمد
[illegible] نفس [illegible]
[illegible] وطلال محمد
[illegible] جمال محمد
[illegible] ال محمد
[illegible] کمال
بحق [illegible] فضل کمال
و [illegible] کمال محمد
بجاه و جلال [illegible]
و [illegible] ال محمد
طفیل [illegible]
[illegible]

۵

تو محفوظ داری بجاه آل محمد
[illegible] نخواهیم کاسہ [illegible]
دهیم قطرہ از زلال محمد
ز صد رفعت ناصر گناہت دلگیر
بخشند آخر بہ آل محمد
اللهم صل علی سیدنا محمد و آلہ و سلم

غزل در نعت سرور کائنات مخزن موجودات علیہ و علی آلہ و صحبہ الصلوات و التحیات از معروضات احقر [illegible] حضرت رسالت پناہی [illegible] محمد ناصر علی غیاث پوری [illegible] جان

کسکے آمد آمد مین برابر دم شماری ہے

یہ تحسین لوبتین جود وعطا کی دو جہان مین ہے
کہ جسکے شور سے قدوسیان شوق و فغان مین ہین

نیا نقشہ نیا عالم نئی یہ بات ساری ہے

فلک پر چشم وا رکھتے ہین سیارے سبب کیا ہی
جمال مہر مہ کا شوق مین کچہ اور نقشا ہی

تمنا مین کسی کے کی جوش جان نثاری ہے

سلامی نغرہ ہے کون شہ کی آمد آمد کے
فلک پر اسم احمد کی یہان اسم محمد کے

دو عالم مین برابر رات دن امیدواری ہے

عذاب قبر اب موقوف ہونیکا کیا باعث
خوشی سے قبر مین مردونکو سونیکا کیا باعث

کسکے فیض سے مردون پہ ہر دم فضل باری ہے

ہین میکائیل حاضر رزق عالم ہاتہ سی رکھکر
یہ اسرافیل کسکے غاشیہ بردار ہین سر پر

خوشی سے ہی عجب عالم کہ حال وجد طاری ہے

یہ کیون کہتا ہی چاند آج چکو یسی کہ اہی چکو
نہین ہوتا ہی کیون بہر آج کیسی یہ دیکھے رات

تماشے ہو رہی ہین ہو رہی خلقت پیاری ہے

زمین و آسمانمین آج ہر سو شور و غوغا ہی
بچھی ہی چاندنی خلقت کی بحر نور امنڈا ہے

شب معراج حضرت کی مگر امیدواری ہے

جہان پر ز حسن و جمال محمد
ہم جا ست فخر کمال محمد
سر بوستان خلافت بہار
بقامت نونہال محمد
ہمین بست طوبا گلزار رضوان
قد دلکشا نونہال محمد

مقرر عرش پر حضرت کے آنیکے یہی شب ہے	خطا و معصیت کے بخشوانیکی یہی شب ہے
یہ شب یار و خدا کو اور سب التو لنسی پیاری ہے	
وضو کرکے یہان آؤ بڑی آداب سے بیٹھو	درود مصطفے سی آن بہر بہی تم نہ غافل ہو
سنو ولکو لگا کر یہ نبی کی نعت پیاری ہے	
ہوے نو ماہ اکاون سن جب عمر حضرت کے	بہت تب بہڑکی حقکو آگ تہر یکی محبت کے
کشش معراج کی اوسوقت ہی خالق کو پیاری ہے	
رجب کے ماہ کی جب ستائیسوین آئے	بدار امہانی آپ نے راحت بھی فرمائے
ہوا جبرئیل کو اوسوقت یہ فرمان باری ہے	
کہ ای جبرئیل ہان فی الفور یہ ہم باغ جنت ہے	براق اک لیکے جا پیش احمد کہ یہ منت ہے
کہ او ٹھیے واسطے معراج کی یہ شب تمہاری ہے	
گئے جبرئیل جنت مین براق اک اک کو ان دیکھا	جبینون پر لکھا تھا سبکے نام پاک حضرت کا
براق اک اور دیکھا جسکے خون آنکھو ن سی جاری ہے	
کہا جبرئیل نے اوس سے بتا کیا حال ہی تیرا	کہا مدت ہوئی مین نے سنا ہی نام احمد کا
اوسی دم سی جگر جلتا ہی خون آنکھون سے جاری ہے	
بہت مدت ہوئی جب سے طبیعت کڑ بڑی کڑ ہی	لکھا لوح جبین پر نور سی نام محمد ہے

خوشا در سر حسن جنال محمد
نبی بر لبش بین مقال محمد
صبا کاش گذری بکوی مدینہ
سلام رسانی بحال محمد
اگر ماہ بدر ست و خورشید محمد
بروز قیامت با جمال محمد

اگر بینی جو خورشید بدر و قیامت
چو بنا شمسہ تر بر طرال آل محمد
الف ہمت باشد از اینان آل محمد

وفورِ عشق سے دیکھو بُری حالت ہماری ہے

نہ کہانے مین مزا ملتا نہ بینے مین مزا ملتا
یہی لمین تہلکہ ہے محمد کا پتا ملتا

نہ جیتے ہین نہ مرتے ہین عجب حالت ہماری ہے

اگرچہ بہوک لگتی ہے تو اپنا گوشت کہاتا ہون
یہ سارے مرغزار ونکی طرف لشکر ٹھاتا ہون

سحر سے شام تک ہر دم برابر بیقرارے ہے

نہ سمجہو کہ مین اسجا نہایت آرمیدہ ہون
بڑا آفت رسیدہ ہون نہایت دل طپیدہ ہون

یہ سینہ مین مرے دیکھو تو کیسا زخم کاری ہے

اگرچہ مین یہان ہون پر لگا ہے جی محمد مین
ہمیشہ سر جہکا ہی رہتا ہون مین شوق کی کد مین

غم دوری سے جی تو جل چکا اب تنکی باری ہے

گلو لسنے جا بجا معمور سارا باغ جنت ہے
محمد سے ہی بو ہے اور محمد سے ہی رنگت ہے

کہان نمین وہ بوئی مشک اور عودِ قماری ہے

بہلا مانا کہ جنت مین اگر لطفِ فضا دیکہا
نہ دیکہی مینے صورت جب محمد کی تو کیا دیکہا

یہ ایسے جینے سے جبرئیل مجکو موت پیاری ہے

مین جنت مین پڑا رہتا ہون انہین کے غم مین رات اور دن
نستوتا ہون نہ کہاتا ہون اسی ماتم مین رات اور دن

یہ دردِ دل نے میرے آہ کیا آفت اوتاری ہے

7

غزل

اوٹھو دیکھو شب معراج مین کیا لطف باری ہے

اٹھو حضرت چلو اللہ نے تمکو بلایا ہے | یہ سارے دوجہانکو مشک و عنبر سے بسایا ہے

کہون کیا کسقدر رحمت ہر جگہہ پر یادگاری ہے

خدا کا آج بھیجا مین تمہارے پاس آیا ہون | براق برق سیر اک باغ جنت سے مین لایا ہون

خدا کو اب تمہاری دید کی بس بیقراری ہے

اوٹھے جبریل سے پیغام سنکر آپ سنکر کے | نماز شکر ادا کی غسل کر کر آگے بڑھکے

کہا جبریل نے تمکو سنواروں حکم باری ہے

ردائے نور اوڑھائی رکھا عمامہ نور کا سر پر | زمرد سبز کی نعلین پائے پاک مین دیکر

کہا صدقے مین ہو جاؤن عجب صورت تمہاری ہے

کمر پٹکے سے باندھی جو تھا یاقوت احمر کے | زمرد سبز کا کوڑا مرصع ہاتھ مین دیکے

کہا ہنس ہنس کے بیشک آج ہی قسمت کی یاری ہے

براق آگے نظر آیا تو حضرت نے جھکا کر کو | لگے رونے امم کیواسطے بس اضطراب ہو

خطاب آیا کہ ہی تو خیر کیا یہ اشکباری ہے

یہ جا عیش و عشرت ہے مقام شادمانی ہے | شب معراج ہے ہر جا تمہاری میہمانی ہے

نہ موقع رونیکا ہے اور نہ جا آہ و زاری ہے

۹

خدا یا دکھا جمال محمد
خدا یا دکھانا جمال محمد

مخمس به تضمین چند ابیات از زلیخای ملا جامی رحمۃ اللہ علیہ از گنہگار ازلی فقیر محمد ناصر علی غیاث پوری منیری

کہا حضرت نے بیشک شب معراج میری ہے — خدا کے فضل سے موجود ہے دیکھی نہیں جو شے

مگر یہ دھیان آتا ہے کہ امت بس بچاری ہے

قیامت میں برہنہ سب اوٹھینگے گنج مدفن سے — نہونگے آشنا تن سے ہے عریان اپنی دامن سے

نہیں پوچھینگے ماں بیٹو نکو کیا حالت تمہاری ہے

کہوں کیا طول اسکا رہ جو راہ درِ محشر ہے — کٹیگی کسطرح پر وہ بہت ہی ہا اثر ہے

یہ حالت یاد کر کر مجکو جوش اشکباری ہے

زیادہ اس سے ہی دشوار جا ہی پل صراط آ و بجا — کہوں کیا کسقدر باریک ہے وہ رستا ٹیڑھا

بھلا اوسکی مقابل تیغ کیا اور کیا کٹاری ہے

چڑھینگے کسطرح اوسپر اوٹھائینگے قدم کیونکر — رکھی وہ بار عصیانکا نمرا سر ہماری سر پر

میری امت تو از حد بی بضاعت اور بچاری ہے

نہیں شرط مروت اور تقاضا محبت ہے — خوشی سے ہوں سوار اسپر بلائیں انکو ہمسر

نہیں شایانِ اے جبرئیل سن ہرگز ہماری ہے

خطاب آیا کہ اے پیارے خدا کی ہی یہ غم بیجا — براق جنتی جسطرح تیرے پاس آج آیا

تیری امت کو بھی بھیجونگا تجکو کیا یہ زاری ہے

براق ایک ایک بھیجونگا تیری امتکی قبر و نپر — پلک بھر مین اڑا لاوینگی وہ ہونگے نہ کچھ مضطر

مجھے منظور ہر صورت سے تیری پاسداری ہے

پیمبر خوش ہوئے جبرئیل نے پکڑی رکاب اس دم ۔ فرشتے سب ہوئے قربان شانِ سیدِ عالم

بہت ہنس ہنس کے حضرت نے تب اوسپر سواری ہے

جبکہ بہشت گرد ہیں تعظیم احمد کے لیے اوسدم ۔ لگے کہنے بہم ہو کر خلیل اللہ اور آدم

یہ کیسی انکی صورت واہ رے حق نے سنواری ہے

ہوا غل پھر جنت کو چلے آتے ہیں پیغمبر ۔ شفیع و رحمتِ عالم جو ہیں کونین کے سرور

کہا رضوان نے بہت ہنس ہنس عجب قسمت ہماری ہے

بہت حسرت سے رضوان نے کہا اوسے یہ غم ۔ کہ ہیں بیکس گروہ نگا نذر کیا اس شاہ کو اسدم

کہ صدقے سے انہیں کے سارے یہ جنت ہماری ہے

مراد ہاں مگر سب امتوں کی آج دکھلادیں ۔ خدا سے بخشوا کر اور دے انکی بڑہاؤن

کہ امت آپکی سب امتوں سے حق کو پیاری ہے

سنا جب جمع خلقی دربانِ اسمٰعیل نے مژدہ ۔ تو اک سکتہ کا عالم ہو گیا بس سکھری سکا

کہا یہ بہیڑ کیا ہے اور یہ کسکی سواری ہے

کہا جبرئیل نے حضرت محمد مصطفےٰ ہیں یہ ۔ حبیب کبریا ہیں اور ختم الانبیا ہیں یہ

انہیں کیواسطے ہے دھوم تیاری سیاری ہے

گدای کوچہ‌ات ای پادشاہم
نگاہی کن برین حال تباہم
اگرچہ غرق دریای گناہم
فتادہ خشک لب بر خاک راہم
چو من دیگر نباشد پر گناہی
فتادہ خشک لب در عین چاہی

بکن دردی دوا دلدادگان را
بہ رہ دیکی زپا افتادگان را
بہ عشق کن آزادگان را

١٢

جھکا یا سر لئے تعظیم اسینی تب بہت خوش ہو	بلائین لیکی جلدی وا گیا پہر جو ہمکی ور کو
کہا صدقہ مین ہو جاؤن یہ امت سب تمہاری ہے	
بہت سے لوگ دیکھے جو اوسدم کہیت لوٹتے تھے	اوٹھا تے سات سو دانے ہی لیے ایک دانہ کے
کہا جبرئیل نے دنیا مین صدقہ انکا جاری ہے	
پہر اکثر لوگ دیکھے درد مار کی جہیلتی ہین	فرشتے اونکی سر کو پتھر سے پس کچلتے ہین
پہر اصلی شکل بنتی ہی اور اوسپر سخت خواری ہے	
کہا جبرئیل نے سستی سے نماز یہ نہین کرتے تھے	بر فرجمعہ یہ ترک نماز جمعہ بھی کرتے تھے
نہین اچھی طرح ترکیب سجدہ کی گذاری ہے	
جماعت اور دیکھی ہم کہ کا جو زنج پاتے ہین	فرشتے اونکو مانند بہائم ہانکے جاتے ہین
طرف دوزخ کی خون اور پیپ کہا نیکی باری ہے	
کہا جبرئیل نے نہ دیتے زکوۃ حق نہین دیتے	فقیرون بیکسونکے بھی خبر گاہی نہین لیتے
ڈھونڈتے ہین جو آتا کوئی پاس اونکے بہکاری ہے	
جماعت ایک دیکھی جنکی جا خنزیر ہین آگے	ولی لیلیکے بھی سی سڑ گئے خنزیر ہین وہ کھاتے
کہا جبرئیل نے سب زانیون کی ایسی خواری ہے	
جماعت کچہ چڑھی تھی سولیون پر آگ کی ادبجا	سٹر کر پہ سولیان مثل درخت خار تین پایا

کہا حضرت نے کیوں انپر عذاب و قہر باری ہے

کہا جبرئیل نے اہو نمیں جا کر بیٹھے یہ تھے
ہمیشہ راہیو نکو گالیاں فرو نستے تھے وے

اسی باعث سے انپر اسقدر ذلت بہی خواری ہے

نظر اک اور آیا بیٹھہ یہ یتا اوسکی بوجہ یہ اتنا
کہ وہ ہر چند کرتا ہی ارادہ ہل نہیں سکتا

اسکے دیا تمہے لاو و جسقدر طاقت تمہاری ہے

کہا جبرئیل نے اسنے امانت میں خیانت کی
بہت وگونکا حق لیکر اک آفت اسنے کیلا ہے

یہ اپنی ہی سر اور سنے منہ پہ اپنے لات ماری ہے

جماعت اور دیکہی جنکی زبان اور ہونٹھہ تو اونکے
کترتے ہیں جو مقراضو نسے پہر ہوجاتے ہیں ویسے

وہ سب ہیں آگ کی مقراضین ہے ہے کیسی خواری ہے

کہا جبرئیل نے دربار میں لوگونکے جاتے تھے
نہ اچھی باتیں سکھلاتے نہ اونکی عیب کہتے ہے

بیان کرتے کہ ہاں ہاں ٹھیک ہے سچ یہ بات ساری ہے

جماعت اور دیکہی گوشت کو ہی اپنے نہیں سکتے
فرشتے کاٹتے تھے اور وہ سب کہاتے جاتے تھے

یہ اونکی بہوک نے اونپر عجب آفت اوتاری ہے

کہا جبرئیل نے یہ کہا نیوالے چغلیونکے تھے
ہمیشہ یہ کیا کرتے تہی شکوی و لوگونکی

زبان نے انکی انپر آج یہ آفت اوتاری ہے

۱۴۳

جو چوگان سرفگندہ اوری ازوے
میدان شفاعت امتی گوے
سواک لیس لنا خدا عنقصاے
تو ائی لیس ناصرم ہست و دلے
بصدق چار یاران گرکے

فقیر محمد ناصر علی
عفر اللہ ذنوبہما

ترحم یا نبی اللہ ترحم

علیل خستہ دل بیمار تک کے
ضعیف و ناتوان و زار تک کے
خلیدہ در دلم این خار تک کے
ز ہجرت سینہ ام افگار تک کے
تو آخر رحمۃ للعالمینی
ز محروماں چرا غافل نشینی

ز مہجوری برآمد جان عالم
کرم کن خدارا بر بہارے
چو وار وی ہم در درد بالے

جماعت اور دیکھی انکہین نیلے منہہ کالے ہین — لب بالا کو اپنی لب فوق سر پہ ڈالی ہین
پڑا نیچے کالب پاتک ہی ریم و خون جاری ہے
لہو اور پیپ زخمو نکالا کر پلاتے تھے — وہ پیتے اور گرتے ہین کیطرحسی پس خوب چلاتے
کہا جبریل نے میخوارونکی اسد رجہ خواری ہے
پہر اور لوگ دیکھے ہین سؤرونکی شکل پہ پائے — زبانین اونکی پیچھے سے فرشتے کہینچکر لائے
عتاب اوپر سے نیچے سے عذاب و قہر باری ہے
کہا جبریل نے جہوٹے گواہی دینے والے ہین — گواہی جہوٹ دینے کی یہ لینے والے ہین
گواہی جہوٹ دینے سے یہ ساری انکی خواری ہے
جماعت اور دیکھی منہہ اونکی کاٹی جاتی تہی — غضب کرتے تہے ہر لحظہ فرشتے غضب النکی
کہا جبریل نے یہ بیعمل عالم کی خواری ہے
جماعت اور دیکھی پیٹ جنکی بسکہ بہن پہولے — گلے مین طوق نیلی چشم ہی تن زیر دہن اونکے
پڑی ہی ہہاکڑی ہاتہہ مین لیکن خوب بہاری ہی
جو اوٹہتے ہین تو منہہ کے وہین گر ہی پڑتے ہین — جو اونکو منع کیجے تو یہ غصہ کرکے لڑتے ہین
کہا جبریل نے سب سود خوارونکی یہ خواری ہے
بہت عورتین دیکھین کہ بس سینہ اونکی کالا ہیا — وہ کپڑے آگ کے سارے بدن اپنے ڈالے ہین
ہین نیلی آنکہیں اور چہرے ہی ہر دم اونسی جاری ہے
فرشتے مارتے تہے آگ کے گرزونسی جب اونکو — تو چلاتی تہین سؤر اور کتونکی طرح وہ

۱۴

بکجا روے کہ روی تو بینم
نصیبے کو کہ کوے تو بینم
سگی ای جنبے کہ سوے تو بینم

نکالا بس ای لالہ سیراب بر خیز
ز خواب خراب جنبد بر خیز
چو بر بس ز خواب ای رسول اللہ سر بر دم
ہم بردم بادیہ را یا رسول اللہ
بمل وداغ فراغت آہ ہر دم
ز عصیان اندر خورد جو در ہم
کہ بین آد و دیرم زار و بیمارم
نہ ہر روی ناتاب تابع غم و غصہ در ہم
بلطف و فضل خود برحال من نظر کن

نگاہی

کہا جبریل نے شوہر کے ناراضی سے خواری ہے

جماعت اور دیکھی آگ کی جنگل میں بہ حالت | انہیں جز سوزش ہر لحظہ اونکو کچھ حاصل

کہا ماباپ کے کہنے پہ نہ چلنے کی خواری ہے

قریب عرش اعظم جب پیارا حق کا جا پہونچا | جناب حق سے اُدنُ منی کا اوسدم خطاب آیا

کہ آؤ آؤ ای پیارے مجھے بس بیقراری ہے

لگے تب پانو سے نعلین کو حضرت جدا کرنے | قیامت ہو گئی برپا لگا عرش بریں ڈرنے

ہوا پہر آپ کو اوسوقت یہ ارشاد باری ہے

کہ اے پیارے خدا کے پانو میں نعلین کو پہنے | چلے آؤ کہ تا عرش بریں جنبش سے باز آئے

یہ تیری پانو کی جوتی ہی بس مجکو پیاری ہے

کہا حضرت نے موسٰی کو ہوا تھا حکم فاخلع کا | بکوہ طور اور مجکو عرش پر ارشاد ہی ایسا

ادب کی جا ہے اور یہ مقام خاکساری ہے

خطاب آیا کہ تھا اسواسطے وہ کلیم موسٰی کو | کہ خاک وادی مقدس سے عظمت اوسکو حاصل ہو

کہاں موسٰی کی عزت اور کہاں عظمت تمہاری ہے

تجھے اسواسطے ہم امر لاتخلع ہیں فرماتے | کہ خاک کفش سے تیرے کچھ عظمت عرش ہو پاوے

کہ صدقے تیری ہی نعلین کے دنیا یہ ساری ہے

نگاہی بر سر نعلین مصطفی کن

دوای درد دل کن از نقش نعلین

نشان از بود و ملک و دو عالم

ببین روی بنور مصطفی

زعین حق ونهان از من

بدین خوبی نهان از من

بدین خوبی عنبر بوی کجا

بدین و بدیس عنبر بوی عمامه

بسر سبز کافوری عمامه

علی احوالنا الطف سدارا

کشا از لطف و رحمت عقده ما را

بدان از چاه عصیان آسمارا

15

مگردان از در خود این گدا را

فرود آور تو از سر گیسوان را

فگن سایه بپا سرو روان را

بعصیان رفت از من تو جوانی

چه گویم حال خود انت ترانی

چو حال بدم را تو بنگر دانی

ببین سوز دگر از من کجائی

توای سلطان و ... از من کجائی

طبیعت لیک ... از من کجائی

تو ای دانا ... از من کجائی

مم گر از رشته جانا مکن

ادهم طالعی نعلین پاکن

زمین تا اینچنین فارغ نمانده

غرض سب آسمانوں طے کر جو سدرہ تک نبی پہنچے	کہا جبریل نے اب میں تو رخصت ہوتا ہوں یاں سے
کہ آگے بڑھنے کی ہم ہرگز نہیں طاقت ہماری ہے	
مگر ہاں اک تمنا ہے کہ جب ہے روز قیامت کو	بچھاؤں پل صراط اوپر میں اپنی دونوں بازو
اوتاروں میں یہ آسانی جو کہ امت تمہاری ہے	
غرض رفرف نبی رخصت گیا عرش پہ لیجا کے	لیا تب غوث پاک نے وہاں اپنی کاندھے پہ
حجابوں سے گذر آگے حضرت کی سواری ہے	
دنی کر مرتبہ کو یا تدلی کی بھی دیکھ لے	مدارج قاب قوسین او ادنی کو طے کر کے
ہوے محرم جو اوحی کی تو وہ قسمت کے یاری ہے	
نبی میں مل گیا حق اور ہوئے خضرے ہو باہم	نہیں کچھ فرق تھا معشوق و عاشق میں کہیں کیا ہم
جو دیکھا اور سنا آگے زبان کہنے سے عاری ہے	
کہا حق نے کہ مانگو جو تمہارے کچھ تمنا ہو	کہا حضرت نے تو ہر طرح سے دانا و بینا ہے
تو واقف ہے تمنا دل جو کچھ ہماری ہے	
کہا ہاں فکر میں امتکی تم و ذرات بشیر ہو	تمنا ہے یہی لیکن نہیں کچھ منہ سے کہتے ہو
بھلا ادھر کا ہے ناحق لیکھوں امت تمہاری ہے	
تری ہی واسطے آدم تری ہی واسطے حوا	تری ہی واسطے دنیا تری ہی واسطے عقبا

ذلیل و مجرم و بے کس پہ گنہگار ہے
خدارا یا رسول اللہ نگاہ ہے
کرم کی برحال زار ہوں میں نگاہ ہے
اگرچہ غرق دریا سے گنا ہم

الا اسد الا اسد فسوہا
کہ نام اصر بوقت مرگ گویا
بحسن اہتمام کارجامع
طفیل دیگران یا برتماسے
مناجات بدرگاہ اسے
بوسیلہ جمیلہ جناب حضرت
رسالت پناہ صلے اللہ علیہ

۱۸

غزل کہن بہار من کبھی
برعابر زسبزہ از بلاہا
نمیدان شفاعت نبی گو
جو کہ جان بر فکندہ آدمی کو
فزون از زمرد و لسوختہ بہا
بجز اہم امت نبی عباد کو

شکایت کچھ تری اسکی تجھسے آج کرتا ہون		سبھے کچھ جانتا ہون پر نہین وہ منہ پہ دہرتا ہون
یہ میری ستر پوشی ہے یہ میری بردباری ہے		
مین ضامن رزق کا ہون اور یہ در در مارے پہرتے ہین		بہر ساکچہ نہین مجھپر زیادہ اب کہون کیا مین
سدا کہاتے ہین غم ہر شب انہین اختر شماری ہے		
گنہ کرتے ہین خلوت مین حیا مجھسے نہین کرتے		ملامت کے سبب لوگون سے عصیان انکے وہ ہین ڈرتے
یہ کرنی اور میری فضل کے امیدواری ہے		
ہے آج انسے عمل کل کا نہین پر طلب کرتے		یہ کل کے رزق کی سائل ہین اور وسیلے نہین دیتے
یہ کیسے انکو میرے قول کی بے اعتباری ہے		
کسیکو رزق انکا ہم نہین تیرے سوا دینگے		مری طاعت یہ غیرونکو ریا کرکرکے ہین دیتے
شراکت فی العبادت میر سب عصیانسے بہاری ہے		
مین عزت دینے والا ہون نہین مجھسے طلب کرتے		طلب اوروں سے کرتے ہین یہ کیسا ہین غضب کرتے
اسی سے جائے عزت اور رہے انکو خواری ہے		
نہین فریاد و بخود بتا ہون مین اشکر گری ہین		تملق اور وصف خلق مین نرات مرہین
بلا کسدم ہمارا شکر لب پر انکے جاری ہے		
ملک سے اونکی نافرمانیونکی ہم نہین شاکی		یہ ادنیٰ بندے بلاؤن مین شکایت کرتے ہین میری

وعلے آلہ وصحبہ واحبابہ وانصارہ
وسلم ازانحضرت الخاتمیہ بل
وازواجہ وسلم گنہگاران
الاشے فی الحقیقہ عنا عنہ
فقیر محمد ناصر علی غیاث پوری
صاحب اسد علیہ علی
ذوالجلال الرحمتہ والغفران

مناجات

یہ اونچی قدر دانی ہے یہ میری پاسداری ہے

یہ تیرے دشمنوں کی واسطے دوزخ بنایا تھا ۔ سو بہت کو تری منظور ہو وہمین سے حصہ لے

کرم نخوب طبیعت انکو بے حکمی ہماری ہے

بنایا مینی جنت کو تمہا اونکی واسطے لیکن ۔ عمل سارے بری کرتے ہیں ہی ہر لحظہ رات و دن

کہان تک اب کہون آگے زبان کنسے سی عاری ہے

خطا دن پر ہے رحمت کے حب بہنے نظر ڈالے ۔ تو جز اسکے کہ بخشون اور کچھ صورت نہیں دیکھے

کہون کیا کس طرح منظور تیرے پاسداری ہے

کہا حضرت نے شاید ہین خفا ہو کر کہے ہے ۔ دعائیں بد کرون کچھ انسے سختی ہا جفا پائے

قبول و سکو نکرنا بس یہی امید داری ہے

کہا حق نے کہو جو کچھ تمنا اور رہ باقی ۔ کہا بس اک تمنا رہگئی امت کے بخشش کے

ترے فضل و کرم کی بس یہی خواہش ہماری ہے

کہا ستر ہزار انسانوں کو بخشا اب کہو مطلب ۔ کہا مطلب یہی ہے جو بخشدے تو جسقدر ہین سب

کہون کیا کسقدر عاصی میری امت بچاری ہے

کہا ستر ہزار اور بخشے شاکر کر اسکا ۔ زیادہ اس سے جو کچھ تھا نہ وہ زبان پر لا

کہا حضرت نے افزون اس سے بھی خواہش ہماری ہے

۱۹

۵۶

کہا پھر اتنے ہی بخشی بتا اب آرزو کیا ہے ۔ کہا حضرت نے جو اے مالک وہی ہی المیں تمنا ہے

کہا پھر اور بخشی جسقدر رغبت تمہاری ہے

غرض جس بات سو بار اسطرح پر رم خطاب آیا ۔ کہا حضرت نے جو بھی ویسا ہی جیسا پہلے تھا مانگا

کہا حق نے کہ کتنی تجکو امت اپنی پیاری ہے

کہا تمکو خوشی امت سے ہے بس کیا لئے نہیں کیوں اب ۔ کہا میں مانگنے والا ہوں تیرا تو وہاب ہے ای رب

نہ میں عاجز طلب سے ہوں نہ تو دینے سے عاری ہے

کہا گر آج ہی وہ بخش سکو تو بھلا کیونکر ۔ مری رحمت تیری عزت کہلے گی ال محشر پر

تبائی بخشی امت آج لو خاطر تمہاری ہے

رکھو اب فیصلہ باقی کا فردائے قیامت پر ۔ ہیں سب کے سامنے بخشونگا تم لمین مضطر

کہلے تا میری رحمت اور جو عزت تمہاری ہے

کہا پھر اسلام امت سے اپنی کہکے کہہ دینا ۔ کہ تمکو آخری امت کیا ہی تم سمجھ لینا

فضیحت تا ہو وے تم تمہاری پاسداری ہے

کیا پھر عرض حضرت نے کہ روز حشر جب آوے ۔ حساب امت کا میرے ہی سے تفویض ہو جاوے

ہوا ارشاد اچھا خیر لو خاطر تمہارے ہے

کیا پھر عرض حضرت نے کہ جب فی قیامت ہو ۔ مری امت خلائق میں نہ رسوا و فضیحت ہو

یہ ساری امتوں سے میری امت بجاری ہے

کہا حق نے کرونگا میں حساب انکا سنو لیسا
اگر تو نے بہی دیکہے بد اعمال سو واقف نہیں ہوگا

ذرا انصاف سے کر غور کیا رحمت ہماری ہے

بہلا جسدم گناہ انکی تجہی سے میں چہپا دونگا
تو غیر ونکو گناہ انکی بہلا کیونکر دکہا دونگا

اسی صورت سے سب پر شان ستاری ہماری ہے

اگر دست رسالت رکہتا ہے تو ان غریبوں پر
تو میں امان رحمت رکہتا ہوں انپہ الہی پر

ازل ہی سے عنایت انپہ اور رحمت ہماری ہے

اگر تو انکا پیغمبر ہے اور رہنما انکا
تو میں بہی انکا ہوں معبود و خالق و حید انکا

مجہے بہی انکے پیدا کرنے کی بس شرمساری ہے

اگر تو آج انکو دیکہتا چشم شفقت سے
تو میں انکو ازل سے دیکہتا ہوں عین رحمت سے

ہمیشہ سے مجہے یہ امت مرحومہ پیاری ہے

حساب انکا تیرے کبہی نہ ہونگا فضل سے اپنے
شمار انکا کرونگا میں نہیں بعدل سے اپنے

کہوں کیا ہر طرح منظور تیری پاسداری ہے

اگر طاعت زیادہ ہوگی انکی تو جزا دونگا
عوض یک دانہ کی میں سات سو دانے اوٹہا دونگا

بڑا ہادون یہ سب ہی جہاں یہ سب قدرت ہماری ہے

این رنگ و بہار بود دیدیم
ہر گل طرب ۲۵ ہزار ... دیدیم
عصیان ہمہ رفیق ... دیدیم
مانند تو مشتری ندیدیم
این تو طاعت طاعت ...
در فقد و شکر ... دیدیم
این نو ... کائنات
وجہ جمعیت خاطری دیدیم
ہمہ کمال و لطف زینت
انسان چہ بود پری ندیدیم
ای مصل علی بحسن رویت
ہمراہ ... و شترے ندیدیم
... و لبر دلبران آفاق

او سوئے گر خطا و معصیت زیادہ کیا ہوگا — تو دونگا مین سزا اوسکو جو انکو کہ دیا ہوگا

ذرا سوچو کہ اونپر کس طرح شفقت ہماری ہے

موافق اونکی طاقت کے طلب کرتا ہون مین طاعت — نہ لائق اپنے دیکھو یہ کیسی اونپہ رحمت

مین واقف ہون کہ اسمین ناتوان ہمت تمہاری ہے

جزا اونکو نہین دیتا ہون بقدر اونکی طاعت کے — ہون دیتا بلکہ اونکو مین موافق اپنی رحمت کے

تیری خاطر سے اونپر ہر طرح سے فضل باری ہے

اگر تو بغو جادہ کرینگے معصیت کرکے — اکر دونگا مین قبول اسکو فقط بس اپنی رحمت سے

الکن لا ذنب لہ کر دونگا یہ الفت ہماری ہے

مین دیکھو دیکھتا ہون جو گنہ کرکے پشیمان ہے — تو بس فضل و کرم سے بخشتا ہون اوسکی عصیان کو

یہ میری عیب پوشی ہے یہ میری پردہ داری ہے

کیا ہو واسطے امت کو تیری آخر ہمت — کہ تا انکے گناہون سے نہ واقف ہو کوئی امت

رہین بھی قبر مین تھوڑا سا یہ حمیت ہماری ہے

عطا کی عمر بھی ان کو نہین ہے انکی جان سے کم — کہ تا دنیا کی حب مین دل انکے نہو اونکی مستحکم

کہون کیا کیا بہت ہے پر تری رحمت ہماری ہے

بہ نسبت اور کے اونکو دیا ہے مال بھی کم — کہ تا لینے حساب خرچ آسانی سے لیوین ہم

ناصر بیکسان چراه دیرم

حیران آن رخ النور سب ندیدم

قوت ایمن در نعت

پہر اوسکے بعد جنت واسطے انکے سنواری ہے

مصیبت و بیماری مین اونکی پیر وہر ہو تا ہان
گنہ کا اونکو کفارہ نہین بسبی من کہ تا ہون

عنایت ہر طرحسے تیری امت پر ہماری ہے

دروزخ کو مین دو بارہ ہون رسال اکرتا
ہین مہ دی گرمی مین ہون انکو مبتلا کرتا

رہی محفوظ تا محشر مین جو امت تمہاری ہے

اگر سب عضعتن انکی گنہ مین مبتلا ہونگے
اور انمین ایک سی ہی حق طاعت گر ادا ہونگے

تو بخشون اوسکی باعث سے جہانتک اونکی خواری ہی

مہینے اور راتین اور روزا انکو دی اچہے
شب قدر اور دن رمضان کے انکی کتنے اچہے

جمعہ کے دن تو دیکہو اپنے کیا رحمت اوتاری ہے

کہ تا سب نیکیان انکی مضاعف روز محشر ہون
ہر اک امت ہی سب اعمال ہین سو درجہ بہتر ہون

مقام الضاف کا ہی دیکہہ کیسا فضل باری ہے

گنا ہونکی سبب دوزخ مین گرجاوے تری امت
اور امت اور پیغمبر کی ہو وے داخل جنت

مگر امت تری بس مجکو اوس امت سے پیاری ہے

نہ جنت مین داخل جبتلک تو اور تری امت
تو ناممکن کہ جاوے اور امت جانب جنت

تری ہی واسطے جنت کی تیاری یہ ساری ہے

غزل دیگر

کہا پھر حق تعالیٰ نے کہ تم سب انبیا سن لو | ادھر ہی جانب ہر ایک جا کی پیغام اب کہہ دو
کہ کہتا تمکو امی امت تمہارا رب باری ہے

کہ گر احسان کے باعث کسیکو دوست رکھو تم | تو اوسکی بدلے مجھکو دوست رکھو جو سنلو تم
کہ بس احسان ہے میری ہی یہ صورت تمہاری ہے

کسیکے خوف کے باعث اگر ہو دل میں ڈر پیدا | تو یا کہ اور صورت کا ہو خاطر میں خطر پیدا
تو مجھسے عرض کرنا بس یہی خدمت تمہاری ہے

کسی سے آس گر رکھو کہ پائینگے مراد اوس سے | تو مجھسے مانگنا ہرگز نہیں جو نیکی تما اوسے
کہ بر لاؤنگا ہر صورت سے جو حاجت تمہاری ہے

جفا کرنے سے گر حقمین کسیکی تم حیا رکھو | تو بہتر ہی یہی تمکو کہ مجھسے مدعا رکھو
کہ تم سے ہی جفا کاری مجھے سے بردباری ہے

کسی پہ گو کرو احسان تم اپنی مال و زر دیکے | تو بہتر ہی کہ دو تم مال کو بس راہ میں
کرو یہی ان سبھی خدمت بس سعادت یہ تمہاری ہے

کیا حق نے نمازیں اپنے وقتوں میں ادا کرنا | سدا امت کو ہمیشہ حکم امر و نہی کا کرنا
تو امر دین یہی اور وہ نہایت دینداری ہے

دعا بد سے مظلوموں کی بھی ہونا نہیں غافل | کہ میرے اور اوسکے بیچ کچھ ہوتا نہیں حائل

۳۴

وہ بیشک مستجاب وسلی دعا ہی گو وہ ناری ہے

ہمین مجہ حزن و اندوہ و غم گر پیش آ جاوی | تو او سدم یاد کرنا مجکو تا نزدیک ہمون

مرادین دونگا برلا ونگا جو حاجت تمہاری ہے

ہر ایک تکلیف اور سختی مین کرنا صبر ای دلبر | نہونا اس جہان بیوفا کی رنج سے مضطر

کہ اس دنیاے فانیمین ہجوم بیقراری ہے

کہا حضرت نے بعد از التماس دعا یا رب | لیے جبرئیل کو جو ہدیہ لا کہ تو نے عطا یا رب

بہلا اسکے عوض میرے کہانتک پاسداری ہے

کہا اک تار موی عنبرین کا تیری ای دلبر | مجہے شش لک پر جبرئیل سی پیارا الٰہی و خوشتر

کہان اسکے مقابل عود و مشک تتاری ہے

اگر کہولیگا پر جبرئیل اپنا صحن عالم پر | تو کیا ہوگا بجز اسباب کے ای صاحب کوثر

کہ لینے ڈہانپ لیویگا جو کچہ دنیا پہ ساری ہے

قیامت مین جو تم اک تار مو کو ہاتہ پر رکہکر | شفاعت استونکی مجہسے فرماوگے ای دلبر

مین بخشون قاف سی تا قاف جو امت تمہاری ہے

کہا تو نے کیا سجدہ آدم کو ملائک کا | عوض اسکے بہلا مجکو یہ رتبہ کون بخشا

کہا یہ بہی تمہاری نور کے تعظیم ساری ہے

۲۵

قابل درود پڑھنے کے اپنا کلام ہے

درود زبان جناب محمد کا نام ہے

ورد زبان جناب محمدؐ کا نام ہے
قابل رد و پر ہنسی کے اپنا کلام ہے

کہا آدم کو داخل باغ جنت مین کیا تو نے
کہا داخل کیا لیکن نکالا کیسے ذلت سے

ابد تک رہنی دونگا اوسمین جو امت تمہاری ہے

کہا دی نوح کو کشتی بچایا غرق سے اونکو
کہا دریائے آتش موج زن جب روز محشر ہو

بٹہا دونگا مسجد و نمین تیری امت کو جو ساری ہے

پہر اوس طوفان غم مین پار اسی تیر شفاعت سے
کرونگا پار بیڑا سبکا اپنی کرم سے رحمت سے

بہت لہرائیگی دل مین جو امت اور ساری ہے

کہا گلزار ابراہیمؑ پر آتش کو فرمایا
کہا دوزخ کو امت پر کے گلزار کر دونگا

محب و مدح گو تیرا انہین ہونیکا ناری ہے

کہا فدیہ دیا بکریکا اسمعیلؑ کو کیسا
کہا فدیہ تیری امت کا کفار نکو کر دونگا

بمحشر اور بچالونگا جو کچہ امت تمہاری ہے

نصاریٰ او کفار نکی تابع تیری امت ہے
ہر اک صورت سے اونکا اونپر یا ظلم و اسیری ہے

وہان پر اسکے بدلے اونپہ فضل اور اونپہ خواری ہے

کہا کی بادتابع ہوکے دا انجالیق اکبر
بچالی جان مسلمانونکی جو تہی جوش قسمت مضطر

جو کافر تہی کہا اونسے کہ وقت جانسپاری ہے

کہا خالق نے جب محشر مین سارے لوگ گھبرا ہون
ہر اک دم شعلہ دوزخ سے انکی قلب بیکل ہون

ورد زبان جناب محمدؐ کا نام ہے
قابل رد و پر ہنسی کے اپنا کلام ہے
وہ رو پاک جس کے لئے مہر کو ضیا
خال خط و جبین کے عیان قدرت خدا
دندان آبدار بہ از در بے بہا
پوچھے جو کوئی نام تو مین صاف دون بتا

٢٦

پشیمان ہوگی او سدم ساری خلقت جو ہماری ہے

مین اس دم باد کو قعر جہنم سی چلاؤنگا
جو دشمن ہین او نہین سعو سو طرح سے بخشدونگا

بجا لاؤنگا جنت مین جو کچہ امت تمہاری ہے

کہا حضرت نے موسیٰ سی کلام اکثر کیا تو نے
کہا ہان طور پر اوس سے اور فرش تو بہ بہ سے

کہان موسیٰ کی عزت اور کہان عزت تمہاری ہے

کہا موسیٰ کو دی توریت تو نے فضل اپنے سے
کہا دی آیت الکرسی تجہی بس اپنی شفقت سے

بہلا اسکے مقابل مین کہان توریت ساری ہے

کہا تو نے اتارا قوم موسیٰ کو ہی دریا سے
کسیکے بہی نہین یاد ہوی تہ فضیل ہیرے

ہوا فرعون لشکر ساتہ اوس دریا مین ناری ہے

کہا اسکو تیری قعر دوزخ سی نکالونگا
اور اوہمین خبیل دشمن جسقدر ہین کہینچ لادونگا

جلاؤنگا اگر دلمین عداوت کچہ تمہاری ہے

کہا پہر آپنے موسیٰ کو بخشا ہی عصا ایسا
کہ جادو ساحرونکا کردیا اکدم مین میدا

بہلا بدلے مین اسکے محبکو کیا رحمت تمہاری ہے

کہا حقنے کہ محشر مین تمہی دینی شفاعت سے
کہ تا معدوم کردی سار تقصیرین وہ امتکے

پہر اسصورت مین کوئی بہی نہین ہونیکا ناری ہے

٢٧

در نعت حضرت [illegible] محمد مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم

کہا پہر آپنے موسی کے امت ہوئی پیاسے ۔ تو اک تہہر سی ہوگو بد دلبس تنے کو فرمائے

پہر اوس سی بارہ چشمو نکلی ہو اک نہر جاری ہے

کہا حقنے گنہگاران امت تیری ای پیارے ۔ اوٹہینگے قبر سی افسردہ خاطر پیاسکے مارے

میسر پہر کسی تقدیر کے اوسوقت ہاری ہے

سوا نیزہ کی اوپر آفتاب آویگا ای دلبر ۔ زمین تانبی کی ہوگی نغز بکین گے سیان

تپش سی دہوپ کے مرجائینگے خلقت جو ساری ہے

تو اوسدم حوض کوثر تیری امتکو میں بخشونگا ۔ پیالی بہر کے شیر و شہد ہر اک کو دونگا

کہ جسکی نکہت خوش بہتر از مشک تتاری ہے

کنارے اوسکے سیو بہت چہوٹے ابنا ہین ۔ کہین یاقوت ہولی اور کہین ہیرے لگائے ہین

جدا اونمین شراب و آب و شہد و شیر جارے ہے

ہر اوسکے ضمیر اک معتکی بنا ہونگے ۔ شجر ہونگے بہت خوش وضع اکثر جابجا ہونگے

ہر اک کے جڑ سنہری مینے قدرت سے سنواری ہے

زمرد کی ہین تہنے جابجا شاخوں میں مرجانکے ۔ اور ہر شاخ ہر یہ ہین مرغان جنت چہچہے کرتے

تری امت پہ کیا کیا دیکہہ تو بخشش ہماری ہے

ہے پانی اوسکا میٹہا شہد سے اور دودہ سی اجلا ۔ ہے خوشبو مشک سے افزون زیادہ برف سی ٹہنڈا

جو ہوے اوسکا اک قطرہ نہ پھر ہونیکا ناری ہے

اور اوسکے ہر طرف سونیکی اور چاندیکی پیالی ہین ۔ ہین اس کثرت سی جتنے آسمان اندر ستارے ہین

ہر اک گلستان جنت مین اوسکے نہر جاری ہے

غرض جب پیاسکی شدت سی ہر مخلوق لب مضطر ۔ تو لا دی اک فرشتہ اوسکو اپنی پیٹھ پر رکھکر

رکھے عرصات محشر مین جہان مرہا تمہارے ہے

پیام کیطرح تجھپر گریگی سب کی خلقت ۔ مگر آپ وضو سے گی پنج کلیان جنت

تو اس ہے کے لیے اس حوض کوثر کی تیاری ہے

تمہاہر آپنے دی سلطنت نے سلیمان کو ۔ کہا حقنے کہ دی جنت کرامت نے بیان کو

نہین کہدو کہ وہ بہتر ہے یا جنت تمہاری ہے

تمہاہر باد کو تابع سلیمان کی کیا تونے ۔ کہ راہ اک ماہ کا رات دن مین قطع فرمانے

عوض مین اوسکے وہی تو نے مجھے کیسی سواری ہے

تمہا تو تو براق اوسپہ ملک پھرین سیان آیا ۔ یہ سرعت اور یہ مرکب سلیمان نے کہان پایا

تو ہی فرما کہ وہ بہتر کہ یہ تیرے سواری ہے

تمہاہر آپنے یونس کی ظلمات ثلثہ سی ۔ چلا کے واوسی بس فضل و رحمت یا سے تونے

بھلا بدلے مین اسکے مجھپر کیا بخشش تمہاری ہے

ہمدم جان آفرین ہو یا محمد مصطفی

وہ قرآن مبین ہو یا محمد مصطفی

نزہت بستان دین ہو یا محمد مصطفی

نزہت خاطر برین ہو یا محمد مصطفی

کب تمہارا وصف ہو

کہا حفصہ نے تری ہے تنکو محشر میں مین پیارے	بچاؤنگا صراط اور قبر و محشر کی اندھیرے سے
نہین ہونگی تاریکی مین جو امت تمہاری ہے	
شرائط سارے جب آداب کے حضرت بجا لائے	کلام حفصہ سے اسوقت کیا ارشاد فرمائے
کمال اندوہ سے فرقت کے پھر اک آہ ماری ہے	
کہ مہانسے جی نہین راضی ہے جانیکو خدا ندا	مرا اب صدمہ فرقت سے سینہ ہی پھٹا جاتا
کہون کیا آہ فرقت سے جو مجہپر حال طاری ہے	
قلق ہے درد ہے افسوس ہے حسرت ٹپکتا ہے	بس اسباب عالم بالا کا عالم ہی نرالا ہے
تجہے معلوم ہے اسوقت جو حالت ہمارے ہے	
خطاب آیا کہ اے پیارے یہ فقرہ ہی ازل سے ہے	اگر ہو واسطہ تو درمیان ہمارے
ہدایت جاکے کر دنیا مین امت گرچہ پیاری ہے	
اور جس دم شوق اس صحبت کا ہو تمکو حاصل	تو بس اللہ اکبر کہہ نماز اندر تو داخل
یہی صحبت ملیگی تجکو ناحق اشکباری ہے	
غرض طاعا وکر ہے کہے ہو رخصت حق سے پیغمبر	ہوئی دولت سرا مین آکے داخل با دل خوش
تو پائی گرمی بستر عجب قسمت کی یاری ہے	
صبح اوٹہکے فرمایا یہ شبکا حال بعد لیسر	لقد صدقتک صدیق اکبر نے کہا بیشک

اور ہمین گرچہ جرم بے حد ہی کا ہستو ہر
تم شفیع المذنبین ہو یا محمد مصطفے

ہے تمہاری ذات والا منبع لطف و عطا

کیا فضل الٰہی سے یہ بیان معراج کا

کذب ہے تو لب کھلکر ہوا ماعون وناری ہے

اجی اللہ کے پیارے ذری میری خبر لیتے	خدا سے میرے حق میں بس یہی یک بات کہدیتے

بھلا ہے یا برا لیکن یہ بہر است ہمارے ہے

شفیع عاصیان جب شنیو میرا پیغمبر ہے	غم دنیا نہ دین ہے اور نہ خوف روز محشر ہے

بھلا پھر کیوں تجھے ناصر یہ اتنی اشکباری ہے

ملازم رہ درود پاک کا ہر آن و ہر ساعت	کہ نازل ہو سدا تجھپر تیرے کے بہت رحمت

عجب اکسیر ہے عصیان کے حق سے اوتاری ہے

بسم اللہ

غزل اول

بیا در محفل میلاد ختم الانبیا اینجا	شنو ذکر جمال سید ہر دو سرا اینجا
اگر در محفل میلاد آئی باادب بنشین	نداری گر ادب بہر خدا ہرگز میا اینجا
ثناء مصطفےٰ بشنو نشستہ باخضوع دل	مشو غافل تو یکدم نیز از صل علی اینجا

بخوانم سورۂ واللیل و سورۂ الضحیٰ اینجا
کجائی یا نبی آخر زحال ما گدا فارغ
خدارا خسروا یک جلوہ شاہانہ نما اینجا
ببین حال تباہ ما ببین روسیاہ ما
ببین ہر سوز و آہ این گدای خود شہا اینجا
بخواں ناصر چرا مغموم ماند از غم محشر
چو دارد پیشوا چون شافع روز جزا اینجا

غزل دوم

حلقہ ہے کثرت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مراتب وحدت کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کہیں کف گرتوہی خلق کی ... یا رب انبیا یارب انبیا ... خدا اور دوست گر دو ... دل یہ بات ... ملک انبیا ... نبی شافع ... تو وہ طاق حرم ... منبع حرا و طاق ... پیکر نور ہو دوسرے ایک شمع عالم

غزل مولوی حاجی شاہ اقبال علی صاحب مرحوم علیہ رحمۃ اللہ الباری

موہے چین سی جی رہے ہند مین کب جب دل مین ہی ملک عرب کے ہوس
کوئی جای کہو یہ نبی جی سی اب گئی جان ہمارے ترس ہی ترس

سن باد سحر موری اتنے فغان ہوے باد خزان ٹری آفت جان
گل و غنچے کا باقی رکہا نہ نشان اس گلشن ہند مین اکبی برس

پر و بال شکستہ ٹرا ہون یہان سوی شہر مدینہ ہوا کیسے وان
بلبل کیطرح ہون مین نالہ کنان کہ ہی باغ جہان مجھے کنج قفس

ہین جانہ چشم مین بس بیکل کہین شوق مین آنکہین نہ جائین نکل
مجھے ساتھ صبا لے چل در بار سے ہمکو دکہا دے درس

ای ہجر نصیب کیا شکوہ تجھے پہر جیب سے کہ ہے گلا
محبوب تیرا جو تجھے نہ ملا اللہ ہے بس باقی ہے ہوس

غزل

گلزار مدینے کی تجھکو قسم موری اتنے عرج پہنچا دی صبا
کہ مین پہنچون نبی جی کے زیر قدم یہی آٹھ پہر ہے ہمارے دعا

یہان اپنے بیگانے کو دیکھ لیا کہ انہین مین ہی عادت جور و جفا
جہان شاہ امم کی ہے رہنے کی جا او سدیس مین پاتا ہون کچھ وفا

یہی دہیان ہے آٹھ پہر ہر دم وہین جا کے مرون مین خدا کی قسم
نہین مرنا مدینے کا جینے سی کم کہ فنا مین بہی انکی ہی لطف بقا

نہین ہمکو جلا ئیگی نار سقر موی عمر گنا ہو نمین گرچہ بسر
محشر کا نہین کچہ خوف و خطر کہ حامی ہین شافع روز جزا

یا فتاح

الحمد لله والمنة که درین ایام خجسته فرجام ره نوردان کوی عاشقی ذات اقدس و وحشت نوردان میدان لاهوت متقدس سخن شناسان نحن اقرب الیه من حبل الورید و مژده یابان مقام فنا فی الشیخ بل برای مریدان مژده باد که برای افاده عامه طالبان مستفید شوند

کتاب در بیان واقعه معراج شریف آنحضرت صلعم معروف به تلذذ العاشقین باضافه قصائد جدیده معه غزلیات و قصاید نعتیه من تصنیف جناب مولوی محمد ناصر علی صاحب غیاثپوری

و بصرف زر کثیر نیاز مند امیدوار رحمت سبحان محمد عبد الستار خان طبع کنانیده امید از مشتریان بلند حوصله این دارد که چنین بایه گران بها دست بدست از شوق و طلب گیرند

و بدون اجازت صاحب مصنف طبع نه نماید المشتهر محمد ناصر علی عفی عنه